حضرت مولانا قاضی

محمد زاہد الحسینی صاحب دامت برکاتہم

کے ساتھ

ایک مختصر انٹرویو

*

از

محمد عثمان غنی

مرتب درسِ قرآن و حدیث

واہ کینٹ

ہمارے اکابر کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنی ذات کی ہمیشہ نفی کرتے ہیں اور اپنی تعریف و توصیف سے دامن کش رہتے ہیں۔ چنانچہ آج سے کئی سال قبل احقر نے حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو احقر آپ کی خدمت میں ہفتہ میں ایک بار حاضر ہو جایا کرے تو آپ اپنے خدام و عشاق کے، نیز عامۃ المسلمین کے استفادہ کے لئے اپنے حالات املاء کرا دیا کریں تاکہ ایک سوانح کی شکل بن جائے۔ آپ نے مجھے اس کام کی اجازت مرحمت نہ فرمائی اور میں مسلسل اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح یہ کام کر گذروں۔ اب جبکہ ختمِ قرآن کا موقع آیا تو احقر نے پھر حضرت قاضی صاحب سے چند سوالات بطرز انٹرویو (INTERVIEW) کر کے آپ سے مختصر جوابات حاصل کرنے میں بحمداللہ تعالیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ احقر نے حضرت قاضی صاحب سے کل بارہ سوالات کئے اور آپ نے بکمال شفقت اُن کے جوابات عطا فرمائے جو من و عن پیشِ خدمت ہیں۔

(مرتّب)

گذارش ۱: محترم المقام حضرت قاضی صاحب! ازراہِ نوازش آپ اپنی تاریخِ ولادت اور جائے پیدائش سے آگاہ فرمائیں، نیز اپنے وطنِ مالوف کا بھی تعارف فرمائیں۔

حضرت قاضی صاحب: میری تاریخِ پیدائش یکم فروری ۱۹۱۳ء ہے (مطابق سندِ ورنیکلر مڈل سکول، شمس آباد)۔ خاندان کی بوڑھی مستورات سے سنا تھا کہ وہ عیدِ قربان کا دن تھا (واللہ اعلم)، مقامِ پیدائش شمس آباد، ضلع اٹک، وطنِ مالوف علاقہ چھچھ ہے۔

گذارش ۲: آپ نے عصری تعلیم کہاں سے اور کہاں تک حاصل کی؟ دینی تعلیم کہاں کہاں حاصل کی؟ سندِ فراغت کہاں سے اور کب حاصل کی؟ نیز اپنے خاص خاص اساتذۂ گرامی کا مختصر تذکرہ فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

حضرت قاضی صاحب: عصری تعلیم: ورنیکلر مڈل سکول شمس آباد سے مڈل پاس کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل II کیا۔

دینی تعلیم: اپنے والد اور اپنے عمِ محترم مرحومین سے علاقہ میں علامہ مولانا عبدالحیؒ لکھنویؒ کے شاگردِ رشید مولانا سعدالدینؒ سے اور رحیمیہ میں مولانا عبدالرحمانؒ، حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد سے۔ ایک سال مدرسہ عالیہ مظاہر علوم، سہارن پور۔

ممتاز اساتذہ: مولانا ظہور الحق مرحوم اور مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ مفتی جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

ایک سال جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل۔

ممتاز اساتذہ : مولانا سراج احمد رشیدیؒ، مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ (مہاجر مدنی) مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب مرحومین

دورۂ حدیث : دار العلوم دیوبند

ممتاز اساتذہ : حضرت مدنیؒ، مولانا اصغر حسین صاحبؒ، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا رسول خان صاحب، مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم۔

گزارش ۳ : آپ سے التماس ہے کہ آپ اپنے علمی خاندان اور اپنے آباؤ اجداد کا مختصر تعارف کرائیں۔

حضرت قاضی صاحب : میرے دادا محترم صوفی نادر دین تھے، جو اپنے زمانہ کے رئیس القلم اور پنجابی زبان کے صوفی شاعر بھی تھے۔ اُن کی مؤلفہ ایک سی حرفی "پندِ نادر" میں ہے کہ وہ ۱۲۷۲ھ تک سلامت تھے۔ اُس زمانہ میں سکولوں کا رواج نہ تھا۔ آپ کو شرفاءِ علاقہ اپنے اپنے گاؤں لے جایا کرتے تھے تاکہ اُن کی اولاد کو اُردو اور خط سکھائیں۔ آپ کا مزارِ عالی شمس آباد میں ہے۔ ہمارے شمس آباد کے مورثِ اعلیٰ بازگل تھے، جو ضلع ہزارہ کے موضع تعارچیاں سے نقلِ مکانی کر کے یہاں آباد ہو گئے تھے۔ یہ بات والد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ہم مشوانی سادات میں سے ہیں جو اب بھی ہزارہ کے بعض مقامات پر موجود ہیں اور یہ مشوانی سادات حضرت گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں، جن کا مزارِ عالی تو گلبرگہ (بھارت) میں ہے، مگر اُن کا ہزارہ میں آنا تاریخ سے ثابت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ

بازگل مرحوم شہید بالاکوٹؒ کے قافلہ جہاد میں شریک تھے اس لئے سقوطِ بالاکوٹ کے بعد وہ ہزارہ سے نقلِ مکانی کر کے یہاں آ گئے تھے۔ (واللہ اعلم)

والد صاحب کا اسمِ گرامی غلام جیلانیؒ تھا۔ آخر عمر میں اپنے نام کے ساتھ "محمد صالح کمال" بھی تحریر فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے مفصل حالات تو چودھویں صدی کا محی الدین" نامی کتاب میں ہیں۔ مگر یہاں اتنا ضروری عرض ہے کہ آپ فقیہ النفس، محقق اور مناظر عالمِ دین تھے۔ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا کرامت علیؒ کے فرزند ارجمند، مولانا عبدالاوّل جونپوری نے آپ کو "محی الدین" کا لقب دے کر اپنی خصوصی سند کے ساتھ بنگال میں تبلیغ کے لئے بھیجا تھا جہاں کی سعادت مند آپ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہوئے اور مرزائیت کا آپ نے کامیاب مقابلہ فرمایا۔ ضلع میمن سنگھ کے قصبہ برہمن بڑیہ میں قادیانی خلیفہ عبدالواحد سے آپ نے کامیاب مناظرہ فرمایا اور ایک کتاب "جوابِ حقانی، در ردِ بنگالی قادیانی" تحریر فرمائی، جو اردو اور بنگلہ میں مطبوعہ ہے۔ آپ فقیہ النفس تھے۔ تقریباً پچاس کتابوں کے مصنف تھے، جن میں سے بعض کے تراجم بنگلہ زبان میں ہو چکے ہیں، ۱۹۲۳ء کو وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک شمس آباد ضلع اٹک میں ہے۔

گذارش ۳: آپ نے عملی زندگی کا آغاز کیسے فرمایا؟ کالجوں میں پروفیسری

پر کیسے تعینات ہوئے؟ کون کون سے کالجز میں تعلیم دی؟ نیز
کس کالج سے اور کب ریٹائر ہوئے؟

حضرت قاضی صاحب :- فراغتِ دارالعلوم کے بعد ۱۲ سال مدرسہ محمدیہ شمس آباد
میں مدرس و خطیب اور دو سال مدرسہ خادم العلوم، ڈلوال
(ضلع جہلم) میں مدرس و خطیب اور پھر تین سال مرکزی جامع
مسجد، اٹک میں خطیب رہا۔

۱۹۵۳ء میں بطور عربی پروفیسر کے امتیازی تقرر ہوا
(کہ ایم اے اور انگریزی کی شرط نہ رکھی)۔ چھ ماہ ڈگری کالج
ڈی۔ آئی خان میں، نو سال ڈگری کالج، ایبٹ آباد اور دس
سال ڈگری کالج، اٹک میں کام کیا، اور وہیں سے ریٹائر ہوا۔

گذارش ۴ :- آپ نے سلاسلِ اربعہ میں سے کون کون سے سلسلہ طریقت
میں بیعت کی؟ کن کن اکابر اولیاءِ کرام سے تربیت حاصل
فرمائی؟ اور کن کن بزرگانِ کرام نے جناب کو کس کس سلسلہ
میں خلعتِ خلافت سے نوازا؟

حضرت قاضی صاحب :- سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ محمد ابراہیم صاحبؒ جانشین
و خلیفہ الصدق خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ، موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈی۔ آئی خان، کی خدمت میں والد صاحبؒ لے گئے اور
بیعت سے سرفراز ہوا۔ خواجہ محمد قاسم صاحبؒ، موہڑتِ اعلیٰ
موہڑہ شریف نے بھی نقشبندیت میں خلافت سے نوازا ہے
چشتیہ میں حضرت مدنی نوراللہ مرقدہٗ سے اور قادریہ
میں حضرت لاہوریؒ نے بیعت اور تکمیل کے بعد اکرام فرمایا

حضرت مدنیؒ نے طالبین کے لئے تسبیحاتِ ستہ کی تلقین
کی اجازت عطا فرمائی مگر اصطلاحی طور پر صرف حضرت لاہوریؒ
نے نوازا ہے اور سلاسلِ اربعہ میں بیعت کی اجازت عطا فرمائی
ہے۔

گذارش ۶ :- آپ نے کتنی مرتبہ اور کب حج بیت اللہ اور عمرہ کی سعادت
حاصل کی؟

حضرت قاضی صاحب :- تین بار حج۔ ۱۹۳۹ء، ۱۹۵۲ء اور ۱۹۷۳ء
دو بار عمرہ ۱۹۸۸ء اور ۱۹۸۹ء

گذارش ۷ :- جناب نے مختلف مقامات پر قرآن مجید اور حدیث شریف
کے درس جاری فرمائے اُن کا مختصر سا تذکرہ فرمائیں نیز اُن
درسوں میں سے کتنے درس بند ہو چکے ہیں اور کتنے تاحال جاری
ہیں۔ نیز جو درس جاری ہیں، اُن کے مقامات اور منعقد ہونے
کی تاریخیں یا ایام ارشاد فرمائیں۔

حضرت قاضی صاحب : ۱۹۳۴ء تا ۱۹۳۹ء شمس آباد ، روزانہ بعد از نمازِ فجر درسِ قرآنِ عزیز سوائے درمیان کے ۲ دو سال کے ۔

۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۳ء ، ان سالوں میں جامع مسجد ڈلوال ضلع جہلم میں درس جاری رہا ۔

۱۹۴۹ء تا ۱۹۵۳ء ، مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں بعد از نمازِ فجر درس قرآن عزیز اور بعد از نمازِ عشاء درس حدیث ۔

۱۹۵۳ء کے چند ماہ ڈی ۔ آئی خان میں ایم ۔ ای ۔ ایس کی مسجد میں ۔

۱۹۵۳ء تا ۱۹۶۲ء ، ایبٹ آباد میں ۔

(۱) جامع مسجد محلہ گنجِ جدید : روزانہ بعد از نمازِ فجر ۔

(۲) مسجد کریم پورہ : روزانہ بعد از نمازِ عصر درسِ حدیث ۔

(۳) مسجد گنجِ قدیم : روزانہ قبل از نمازِ عشاء درسِ قرآنِ عزیز ۔

(۴) مسجد کابلیاں : روزانہ بعد از نمازِ عشاء درسِ قرآنِ عزیز ۔

۱۹۶۲ء سے تاحال : روزانہ بعد از نماز فجر درس قرآنِ عزیز اور بعد نمازِ عشاء درسِ حدیث ۔

۱۹۶۴ء سے تاحال : ہر ماہ کے آخری اتوار (اور اب آخری جمعہ) درسِ قرآنِ عزیز و حدیث منزل انوار القرآن بی - ۲۵۸ لالہ رخ واہ کینٹ ۔

ضمنی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر درس جاری رہا مگر تکمیل نہ کر سکا ۔

(۱) پوسٹ آفس کالونی تربیلہ

(۲) جامع مسجد گل بہار کالونی ، پشاور

(۳) نور ہاؤس ، کوہاٹ ۔

(۴) ٹیلی گراف کالونی۔ راولپنڈی صدر

(۵) موتی مسجد لیاقت روڈ، راولپنڈی

(۶) بر مکان الحاج ہیڈ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم، کھوڑ

(۷) کامرہ

(۸) ٹیکسلا

(۹) مسجد دارالسلام، اسلام آباد

(۱۰) جامع مسجد خالو (نزد تربیلا ڈیم)

(۱۱) بر مکان بریگیڈیئر محمد سلیم صاحب، رسالپور چھاؤنی۔

(۱۲) مدنی مسجد، سنجوال کینٹ، از سنہ ۱۹۹۰ء تا حال جاری ہے۔
(ہر ماہ، تیسرے جمعہ کو)

(۱۳) لارنس پور وولن ملز، ایک سال سے شروع ہے۔
(ہر ماہ کے تیسرے منگل کو)

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

گذارش سے ۸ :۔ مدینہ مسجد، المک شہر میں جناب ایک مخصوص قسم کا درس حلقے کی شکل میں نمازِ فجر کے بعد دیتے ہیں۔ یہ درس کب شروع ہوا تھا؟ اور اب تک کتنی مرتبہ مکمل قرآنِ مجید کی اِس انداز میں تفسیر ہو چکی ہے؟

حضرت قاضی صاحب :۔ سنہ ۱۹۶۲ء سے تا حال جاری ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ بارہ دفعہ مکمل درسِ قرآنِ مجید ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ کا پورا درس کیسٹوں کی شکل میں بھی موجود ہے۔

گذارش سے ۹ :۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جناب کو مسجدیں بنانے اور مدرسے جاری کرنے کا شوق ہے

ازراہِ نوازش اُن مساجد اور مدارس سے متعارف فرمائیں جو آپ کی تولیت میں نورِ ہدایت پھیلا رہے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب: (۱) مدینہ مسجد اٹک شہر

(۲) مسجدِ اقصیٰ، اٹک شہر

(۳) مکّی مسجد، اٹک شہر

(۴) مسجدِ صدّیقیہ، اٹک شہر

(۵) مسجدِ علی، اٹک شہر

(۶) مسجدِ تقویٰ، اٹک شہر

(۷) مدنی مسجد، سنجوال

(۸) مدنی مسجد، ایبٹ آباد

(۹) منزل انوار القرآن، لالہ رخ، واہ کینٹ۔

اِن سب میں درسِ قرآن عزیز ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ البتہ مدینہ مسجد، اٹک شہر میں درسِ نظامی اور درس قرآن عزیز حفظ و ناظرہ وغیرہا جاری ہیں۔

گذارش نمبر۱:- آپ ماشاء اللہ ایک بلند پایہ مفسّرِ قرآن اور دینی راہ نما ہیں۔ آپ کے قلم سے اب تک لاتعداد تصنیفات (ضخیم و صغیر) منصّۂ شہود پر نہایت آب و تاب سے آچکی ہیں اور مخلوقِ خدا کی اصلاح کا باعث بنی ہیں۔ اگر اُن بڑی چھوٹی تمام کتب و رسائل کی فہرست ارشاد فرمائیں تو عنایت ہوگی۔

حضرت قاضی صاحب:- (۱) قرآنیات: (۱) آسان تفسیر تا سورۂ اعراف۔

(۲) درسِ قرآنِ عزیز، واہ کینٹ ۱۷ جلد مطبوعہ، ۱۱ جلد

غیر مطبوعہ۔

(۳) العطاء والنوال فی درسِ سنجوال

(۴) آسمانی نظام آبادی، انسانی نظام بربادی

(۵) تحفہ نورالکتاب از جانبِ احبابِ کوہاٹ

(۶) مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ فِی دَرْسِ دَاوُدْ نُور۔

(۷) حفاظتِ قرآن شریف از فتنۂ تحریف

(۸) قواعدِ ترجمۃ القرآن۔

(۹) معارف القرآن

(۱۰) راہ نمائے ترجمۃ القرآن

(۱۱) ضرورۃ القرآن

(۱۲) احکام القرآن

(۱۳) تذکرۃ المفسرین (اردو، انگریزی)

(ب) لسانیات: (۱) دینی لغات

(۲) محبوب زبان

(ج) حدیث: (۱) اَلرِّسَالَةُ الْمَدَنِیَّةُ (عربی)

(۲) ضرورتِ حدیث

(۳) رُوحُ البَارِی عَلیٰ تراجم البخاری (اردو)

(۴) انوار الحدیث، کل ۲۸ جلدیں (مطبوعہ ایک جلد، جلد دوم زیرِ طباعت)

۵۔ سدا بہار

۶۔ زادِ آخرت

۷۔ درس حدیث (اٹک)

(۸) مقدمہ انوار المشکوٰۃ

(۹) جواہر البخاری (پارہ اوّل)

(د) فقہ و اصولِ فقہ: (۱) خلاصہ فقہ حنفی

(۲) اصولِ حسینی

(۳) برکاتِ وضوء

(۴) آئینِ وراثت (مدلّل)

(۵) فقہء اسلامی

(س) علمِ کلام: (۱) شرح عقائدِ نسفی کا اردو ترجمہ "احسن الفوائد"

(س) فلسفۂ قدیم: (۱) اَلبَدرُ الجَلِیُّ الصَّدرَا

(ص) تصوّف: (۱) نجاتِ دارین

(۲) روحانی تحفہ (اردو و پشتو)

(۳) شجرۃُ الحسینیہ صابریہ چشتیہ

(۴) کشکولِ رحمت

(ط) تاریخ و سیرت: (۱) تذکرہ دیارِ حبیب (اردو ترجمہ "وفاء الوفاء" جلد ۱)

(۲) رحمتِ کائنات

(۳) با محمدؐ باوفا

(۴) شانِ رسولؐ (اردو، گجراتی)

(۵) شانِ صحابہ کرامؓ

(۶) دینی مدارس کی خدمات

(۷) مقامِ محمودؐ

(۸) سیرتِ صحابہؓ

(ع) اوراد و وظائف: (۱) آغوشِ رحمت
(۲) دامانِ رحمت
(۳) روحانی گلدستہ
(۴) ظلِ رحمانی

(ف) تردیدِ فرقِ باطلہ: (۱) عقائدِ حقہ
(۲) دُرّہ زاہدیہ بر فرقۂ احمدیہ
(۳) قادیانی کیوں کافر ہیں؟
(۴) اصلاحِ رسوم
(۵) خلافتِ اولیٰ

(ق) متفرقات: (۱) سود اور اسلام
(۲) گانا بجانا (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
(۳) فرائضِ والدین
(۴) انمول موتی
(۵) اپنی اُمت کے نام حضرتِ مسیحؑ کا پیغام۔
(۶) رحمتوں کا خزانہ
(۷) سُنّت الانبیاء علیہم السّلام
(۸) حجِ بیت اللہ و زیارۃ الرّسولؐ
(۹) پاک بندے

گذارش ۱۱: ازراہِ عنایت اُن خوش بخت حضرات کے اسماءِ گرامی ارشاد فرمائیں جنہوں نے جناب کی زیرِ تربیت سلاسلِ طریقت میں تکمیل کی اور جناب نے اُن کو مخلوقِ خدا کی اصلاح کے لئے

مجاز فرمایا۔

حضرت قاضی صاحب: (۱) مولوی محمد زمان صاحب (خیبر وخیل بکہ ضلع بنوں)

(۲) میجر محمد جمیل صاحب (کرک)

(۳) قاری محمد سلیمان صاحب (ٹیکسلا)

(۴) حاجی عبدالعزیز صاحب (ایبٹ آباد)

(۵) مفتی محمد حسن صاحب، صدر مدرس، دارالعلوم عثمانیہ (شورکوٹ روڈ، ضلع جھنگ)

(۶) حافظ نثار احمد صاحب (حضرو)

(۷) قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب (اٹک)

(۸) پروفیسر سید سعید اللہ صاحب (پشاور یونیورسٹی)

(۹) قاضی محمد راشد صاحب (پروفیسر کیڈٹ کالج حسن ابدال)

گذارش ۱۲: ۔ آپ موجودہ نسل کو کیا پیغام دینا پسند فرمائیں گے؟

حضرت قاضی صاحب: (۱) "اسلاف کی پیروی میں نجات ہے"

(۲) ~~

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل

مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے